تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

زیر نگرانی: صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن-یو.کے

ایڈیٹر: عطاء القادر طاہر

ماہنامہ

جلد نمبر: 11

شمارہ: 10-11

انٹرنیٹ گزٹ

اکتوبر، نومبر 2021ء

المنار

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - UK

181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.

Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987

ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

کون کسی بے کس کی دُعا سنتا ہے۔ جب وہ اس (خدا) سے دُعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو ایک دن ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ (النمل:63)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا، اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔'' (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو۔ اس لئے سجدے میں بہت دُعا کیا کرو۔'' (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''دُعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دُعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔''

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 240-241)

ارشاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اے اللہ تو ہمیں ایسے راستے پر چلا، اس طرح ہماری راہنمائی فرما جو اچھا راستہ بھی ہو، نیکی کی طرف لے جانے والا راستہ بھی ہو اور پھر ہم اس پر چل کر نیکی کو حاصل بھی کر لیں۔ صرف راستے کی نشان دہی نہ ہو جائے بلکہ ہم اس پر چلتے رہیں اور نیکی کو حاصل بھی کر لیں اور پھر یہ کہ اپنے مقصود کو یعنی نیکی کو جلدی حاصل کر لیں اور اس کے بعد پھر مزید اگلے رستوں پر چلنا شروع کر دیں۔

(از خطبہ جمعہ 13 فروری 2009)

عرض حال

از: صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ آپ سب خیر وعافیت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور دونوں جہانوں میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، پیارے حضور کی دعاؤں کے ساتھ اور آپ سب کے تعاون سے ہماری ایسوسی ایشن کی عاجزانہ سی مساعی جاری ہے۔ ساؤ ٹومے سکول میں تین سو سے زائد بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ برکینا فاسو میں تعلیم الاسلام کالج کی عمارت نوے فیصد مکمل ہو چکی ہے۔ نائجر کلینک کے لئے امسال 2021 میں دس ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی کی گئی ہے جبکہ مستحق طلبا کی مدد کے لئے 5 ہزار پاؤنڈ کا عطیہ پیش کیا گیا ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے سکول بیگ پراجیکٹ کے لئے ہم نے تحریک کی تھی۔ ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران کی طرف سے دو سو سکول بیگ کا عطیہ دیا گیا ہے۔ پانچ ممبران نے اپنے طور پر ایک افریقن ملک میں پانی کا کنواں یا نلکا لگوانے کی سعادت پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہت بہت جزا دے۔ آمین۔

المنار باقاعدگی سے ہر ماہ ممبران کو بھجوایا جاتا ہے۔ ازراہ کرم اپنے مضامین محترم عطاء القادر طاہر صاحب کو بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ۔

محترم رفیق احمد روزی صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے روبہ صحت ہیں اور اب پاکستان سے واپس یو کے پہنچ چکے ہیں۔ ہماری ایسوسی ایشن کے عزیز ممبران محترم عطاء الاعلیٰ صاحب اور محترم ڈاکٹر عطاء المجیب خالد صاحب کی والدہ محترمہ اس ماہ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ ہم سب ممبران ایسوسی ایشن مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں اور سوگواران سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری ایسوسی ایشن کے ممبر اور معروف شاعر مکرم محمد افضل خان ترکی صاحب اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے ہیں۔ ہم انکی بلندی درجات کے لئے بھی دعا گو ہیں اور جملہ لواحقین سے دلی اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارے ایسوسی ایٹ ممبر محترم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب کا چوتھا مجموعہ کلام منظر عام پر آ گیا ہے جس پر ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہمارے عزیز ممبر مکرم بشیر احمد شریف صاحب کے صاحبزادے کی شادی اس ماہ ہوئی ہے۔ ہم جملہ ممبران دل کی گہرائیوں سے انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

دوران سال ہماری آن لائن میٹنگز کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ اٹھائیس اکتوبر کو بھی ہماری آن لائن میٹنگ منعقد ہوئی۔ امید ہے کہ آئندہ ماہ سے ہم پہلے کی طرح اکٹھے مل بیٹھ کر میٹنگ اور اجلاس منعقد کر سکیں گے۔ تین ماہ قبل خاکسار کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا جس میں خاکسار نے ایسوسی ایشن کی مساعی کا خلاصہ پیش کر کے دعا کی درخواست کی تھی۔ گزشتہ ماہ کا المنار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تھا۔ پیارے آقا کی طرف سے المنار کی ٹیم کے لئے اور قارئین کے لئے بہت دعاؤں بھرا جواب موصول ہوا ہے۔

آپ سب ممبران سے درخواست ہے کہ خود بھی مستحق طلباء کی مدد کے لئے فراخدلی سے عطیات دیں اور اپنے برسر روزگار بچوں کو بھی اس نیک کام میں شرکت کی تحریک کریں۔ خاکسار نے ایک روز اپنے ایک دوست سے فون پر ایسوسی ایشن کی مساعی کا ذکر کیا۔ کہنے لگے میں بھی اس کالج میں پڑھتا رہا ہوں مجھے تو اس ایسوسی ایشن کے قیام کا کوئی علم نہیں۔ کیا میں بھی ممبر ہوں؟ جب میں نے انہیں کہا کہ آپ بھی ممبر ہیں تو کہنے لگے کہ کیا اگلے ایک گھنٹے میں آپ مجھے مسجد فضل والی گلی میں مل سکتے ہیں۔ خاکسار فوری حاضر ہو گیا۔ انہوں نے اسی وقت مبلغ پانچ سو پاؤنڈ نقد رقم کی صورت میں مستحق طلبا کی مدد کے لئے پیش کر دی۔ یہ مثال اس لئے لکھ رہا ہوں کہ ہم سب کو ایک دوسرے کو یاددہانی کرواتے رہنے کی ضرورت ہے۔ چراغ سے چراغ جلاتے رہیے۔

آخر میں عاجزانہ درخواست ہے کہ سب ممبران کو اور بطور خاص ہم سب کے بہت محبوب امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام۔

مبارک صدیقی

صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو کے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی مختصر تاریخ اور چند یادیں

(سید حسن خان ۔لندن)...قسط اوّل

انسان کے بچپن کی کچھ پرانی یادیں بیشک ایسی بھی ہوا کرتی ہیں جن کو انسان اپنی آئندہ زندگی میں یاد کرنے اوران یادوں کی جگالی کرتے رہنے میں ایک ایسی عجیب خوشی اورلذّت محسوس کرتا ہے جس کو بیان کرنا بیشک مشکل امر ہے، جب کبھی اپنا کوئی یار بیلی اس بچپن کی بات کا ذکر چھیڑتا ہے تو فوراً ہی دل بجلی کے کرنٹ کی طرح ایک عجیب سی خوشی اورلذّت محسوس کرتا ہے اور پھر اسی یاد میں گم ہوجاتا ہے نیز مزید سننے کی خواہش کرتا ہے۔

خاکسار ربوہ میں ہی پلا بڑھا اور یہاں کے سکول اور کالج میں ہی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ وہ زمانہ، جبکہ ربوہ خود ایک ابتدائی مرحلہ میں تھا اور زندگی کی وہ آسائشیں نہیں تھیں جو آجکل حاصل ہیں۔ اُس وقت سکول میں بچوں کے لئے کرسیاں اورڈیسک تو دور کی بات بیٹھنے کے لئے ٹاٹ تک مہیا نہیں تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب مجھے میرے کزن بھائی سید صادق نور صاحب حال لندن نے نرسری سکول میں داخل کروایا تھا تو اس وقت ہم زمین پر ہی بیٹھتے تھے جہاں گرد ہی گرد ہوا کرتی تھی۔ وہ نرسری یا سکول وہاں تھا جہاں پر اس وقت دارلضیافت ہے۔ بہرحال جو بھی اور جیسا بھی وقت تھا اس پر ہم بے حد خوش اور مطمئن تھے۔ اس وقت کے ہمارے استاد اور پیارے دوستوں کی مہربانیاں اور شفقتیں ابھی بھی ہمیں یاد ہیں۔ میرے تمام اساتذہ کرام خواہ انہوں نے مجھے سکول میں پڑھایا یا کالج میں ان سب کا یہ ناچیز تہہ دل سے ممنون اورشکر گزار ہے اوران کی سلامتی اور لمبی عمر کی دعا کرتا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں میں تاریخ احمدیت کے حوالہ سے تعلیم الاسلام کالج کے بارہ میں کچھ بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ جہاں تک تعلیم الاسلام کالج کی تاریخ بیان کرنے کا تعلق ہے اس بارہ میں ہوسکتا ہے خاکساران تمام حقائق کو پوری طرح بیان نہ کرپائے اس لئے جو حقائق اور معلومات خاکسار حاصل کرسکا ہے اس کو بیان میں لا رہا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کی مختصراً تاریخ اور کالج کا قیام

1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقت کے تقاضہ کے تحت نوجوانوں کی تعلیم کو مزید فروغ دینے کے لئے قادیان میں احمدیہ کالج کھولنے کے لئے جماعت کے چار احباب کی ایک کمیٹی بنائی جن کے ذمہ کالج کے اجراء کے لئے مناسب جگہ کی قیمت وغیرہ کا اندازہ لگا کر پیش کرنا تھا۔ اس کمیٹی میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ؒ، حضرت پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ؓ اور حضرت ملک غلام فرید صاحب ؓ تھے۔ اس کمیٹی نے بڑی سوچ بچار کے بعد اپنی طرف سے مندرجہ ذیل چار تجاویز پیش کیں:

نمبر ا۔ کالج ماہِ جون 1944ء میں کھل جانا چاہئے۔

نمبر ۲۔ اس کالج کا نام تعلیم الاسلام کالج رکھا کیا جائے۔

نمبر ۳۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ؒ اس کالج کے پرنسپل مقرر کئے جائیں۔

نمبر ۴۔ کالج کی ابتداء پہلے تعلیم الاسلام سکول کی بلڈنگ میں کی جائے بعد میں اس کے لئے علیحدہ جگہ لے کر عمارت تعمیر کی جائے۔

کالج کی سفارشات مکمل ہونے کے بعد کالج میں طلباء کو پڑھانے کا مسئلہ پیش آیا تو حضرت مصلح موعود ؓ کی ہدایت کے مطابق مندجہ ذیل خوش قسمت پروفیسر صاحبان کا انتخاب عمل میں آیا:

نمبر ا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ؒ پرنسپل اور لیکچرار پولیٹیکل سائنس۔

نمبر ۲۔ محترم اخوند محمد عبدالقادر صاحب (انگلش)

نمبر ۳۔ محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب (عربی)

نمبر ۴۔ محترم چوہدری محمد علی صاحب (فلاسفی)

نمبر ۵۔محترم رانا عبدالرحمن ناصر صاحب (حساب)

نمبر ۶۔محترم سید فضل احمد صاحب (انگلش)

نمبر ۷۔محترم عبدالعباس قادر صاحب (تاریخ)

نمبر ۸۔محترم عطاء الرحمن غنی صاحب (فزکس)

نمبر ۹۔محترم یحیٰ بن عیسیٰ صاحب (کیمسٹری)

نمبر ۱۰۔محترم محبوب احمد خالد صاحب (اردو)

نمبر ۱۱۔محترم عبدالرحمن صاحب (فارسی)

نمبر ۱۲۔اور مولوی محمد دین صاحب (لائبریرین)

ان کے علاوہ ایک سال کے بعد یعنی 1945ء میں دو اور لیکچرار مقرر کئے گئے جن کے نام یوں ہیں: محترم عطاء الرحمن صاحب بھیروی برائے فزکس اور محترم یحیٰ بن عیسیٰ صاحب۔محترم یحیٰ بن عیسیٰ صاحب اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے کالج چھوڑ گئے ان کی جگہ محترم حبیب اللہ خان صاحب کو تاریخ کا لیکچرار مقرر کیا گیا۔

1947ء میں ہندو پاک کی تقسیم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ تعلیم الاسلام کالج پاکستان میں منتقل ہوگا اس کے لئے پاکستان میں اب نئی جگہ تلاش کی جائے۔اس غرض سے مندرجہ ذیل کالجز کی عمارتیں دیکھی گئیں:

1۔سکھ نیشنل کالج لاہور۔ 2۔خالصہ کالج لائل پور (فیصل آباد)

3۔SD کالج راولپنڈی۔ 4۔DAV کالج راولپنڈی۔

5۔DAV کالج لاہور۔

مگر اس وقت کے ہنگامی حالات کیوجہ سے یہ پانچوں کالجز کی عمارتیں عوام کی رہائش گاہوں کے طور پر مہاجرین سے بھری ہوئی تھیں۔گویا وہاں پر مناسب جگہ نہیں مل سکی۔مگر لاہور میں ایف سی کالج میں صرف سائنس کی لیبارٹری بھی اس شرط پر دی گئی کہ تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ ان کے طلباء کو پڑھانے میں مدد دیں گے۔اس صورت میں پروفیسر سلطان محمود شاہد صاحب اور پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایف سی کالج میں فزکس اور کیمسٹری پڑھانے کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

1948ء میں طلباء کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے مزید اساتذہ کی ضرورت پیش آئی تو اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ بھرتی کئے گئے:

محترم راجہ مقبول الٰہی جنجوعہ صاحب،لیکچرار حساب۔محترم پروفیسر محمد صفدر صاحب،لیکچرار حساب۔محترم محمود احمد صاحب،لیکچرار بیالوجی۔محترم محمد یعقوب صاحب،لیکچرار حساب۔اور محترم چوہدری محمد فضل داد صاحب DPE کے استاد۔محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب،لیکچرار فزکس۔

2/اپریل 1950ء میں تعلیم الاسلام کالج لاہور پاکستان میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی ۔ جس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی فرمائی۔اس موقع پر آپؓ نے طلباء کو مندرجہ ذیل نصائح فرمائیں:۔

”یہ نہ سمجھو کہ اب تعلیم پوری ہوگئی ہے بلکہ اپنے علم کو باقاعدہ مطالعہ سے بڑھاتے رہو...ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد کے لئے تیار ہوجاؤ اور قرآنی منشا کے مطابق اپنا قدم آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہو۔“

”اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ وہ آپ کو صحیح کام کرنے اور صحیح وقت پر کام کرنے اور صحیح ذرائع کو استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور پھر اس کام کے صحیح اور اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔“

”پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علوّ حوصلہ سے قدم مارو۔قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزلِ اوّل بھی ہوتی ہے اور منزل دوم بھی ہوتی ہے،منزل سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوتی۔ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی دادرسی حاصل کرتے ہیں جو ایک ہستی ہے جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے...پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو! ملک کی امید کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا،تمہارا دین،تمہارا ملک اور تمہاری قومی محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہا ہے۔“

(الفضل 15/اپریل 1950ء)

(...جاری)

غزل...عبیداللہ علیم

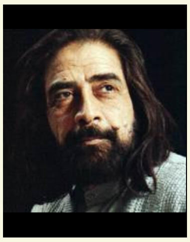

ہجر کرتے یا کوئی وصل گزارا کرتے
ہم بہرحال بسر خواب تمہارا کرتے
ایک ایسی بھی گھڑی عشق میں آئی تھی کہ ہم
خاک کو ہاتھ لگاتے تو ستارا کرتے
اب تو مل جاؤ ہمیں تم کہ تمہاری خاطر
اتنی دور آ گئے دنیا سے کنارا کرتے
محو آرائش رخ ہے وہ قیامت سر بام
آنکھ اگر آئینہ ہوتی تو نظارا کرتے
ایک چہرے میں تو ممکن نہیں اتنے چہرے
کس سے کرتے جو کوئی عشق دوبارا کرتے
جب ہے یہ خانۂ دل آپ کی خلوت کے لیے
پھر کوئی آئے یہاں کیسے گوارا کرتے
کون رکھتا ہے اندھیرے میں دیا آنکھ میں خواب
تیری جانب ہی ترے لوگ اشارا کرتے
ظرف آئینہ کہاں اور ترا حسن کہاں
ہم ترے چہرے سے آئینہ سنوارا کرتے

غزل...فراق گورکھپوری

ستاروں سے الجھتا جا رہا ہوں
شب فرقت بہت گھبرا رہا ہوں
ترے غم کو بھی کچھ بہلا رہا ہوں
جہاں کو بھی سمجھتا جا رہا ہوں
یقیں یہ ہے حقیقت کھل رہی ہے
گماں یہ ہے کہ دھوکے کھا رہا ہوں
خبر ہے تجھ کو اے ضبط محبت
ترے ہاتھوں میں لٹتا جا رہا ہوں

غزل...حفیظ جالندھری

عرض ہنر بھی وجہ شکایات ہو گئی
چھوٹا سا منہ تھا مجھ سے بڑی بات ہو گئی
دشنام کا جواب نہ سوجھا بجز سلام
ظاہر مرے کلام کی اوقات ہو گئی
دیکھا جو کھا کے تیر کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی
یا ضربت خلیل سے بت خانہ چیخ اٹھا
یا پتھروں کو معرفت ذات ہو گئی
یاران بے بساط کہ ہر بازئ حیات
کھیلے بغیر ہار گئے مات ہو گئی
بے رزم دن گزار لیا رتجگا مناؤ
اے اہل بزم جاگ اٹھو رات ہو گئی
نکلے جو میکدے سے تو مسجد تھا ہر مقام
ہر گام پر تلافئ مافات ہو گئی
حد عمل میں تھی تو عمل تھی یہی شراب
رد عمل بنی تو مکافات ہو گئی
اب شکر ناقبول ہے شکوہ فضول ہے
جیسے بھی ہو گئی بسر اوقات ہو گئی
وہ خوش نصیب تم سے ملاقات کیوں کرے
دربان ہی سے جس کی مدارات ہو گئی
ہر ایک رہنما سے بچھڑنا پڑا مجھے
ہر موڑ پر کوئی نہ کوئی گھات ہو گئی
یاروں کی برہمی پہ ہنسی آ گئی حفیظؔ
یہ مجھ سے ایک اور بری بات ہو گئی

غزل...مقصودالحق

اے مرے دوستو!
ہاتھ رکھ کے ذرا اپنے دل پہ کہو!
آج کے عہد میں
سِیم و زر کی ہوَس میں بھٹکتے ہوئے شہرِ بے درد میں
کیا خلافت سے بڑھ کے ہے نعمت کوئی؟
اِس سے بڑھ کے ہے دنیا میں دَولت کوئی؟
ہے نہیں کوئی ہرگز خدا کی قسم!
یہ فضلِ خدا ہے بڑا محترم!
اُس نے رحمت کی چادر ہے ہم پہ تنی
اِس کا سایا خُنک، اِس کی چھایا گھنی

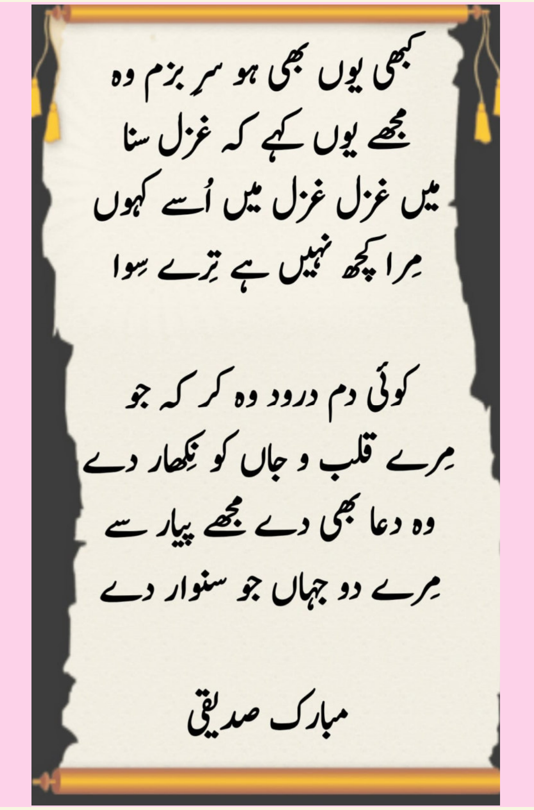

مُشتعل چہرے اندھیری رات میں جلتے رہے
بوند پانی کی نہ برسی، شہر نے فاقہ کیا
مظہر عارفی

غزل...طاہر عارف

عہد وفا ہے جان پہ اِک قرض اب تلک
مجھ سے ادا نہ ہو سکا یہ فرض اب تلک

گونگے ہیں لفظ بات میں مطلب نہیں کوئی
میں کر سکا ہوں آپ سے نہ عرض اب تلک

شاید مجھے نصیب ہو ساقی کی اِک جھلک
میں ڈھونڈتا ہوں میکدے میں درز اب تلک

درد فراق یار بھی بھانے لگا ہے کچھ
پیچھے لگا ہے عشق کا بھی مرض اب تلک

ہو اذن گر تو اپنے بھی لہجے میں کچھ کہوں
اپنا رہا تھا آپ کی میں طرز اب تلک

چومے ہیں اس نے صاحب لولاک کے قدم
اٹھلا رہی ہے ناز سے یہ ارض اب تلک

ساقی بغیر مَے کو سمجھتا ہوں میں حرام
ورنہ قضا کیا نہیں یہ فرض اب تلک

رہزن بنے جو ہم سفر منزل انہیں ملی
میں ناپتا ہوں طول کبھی عرض اب تلک

دہلیز سے ہے آپ کی طاہرؔ لگا کھڑا
ڈر ڈر کہ کر رہا ہے کوئی عرض اب تلک

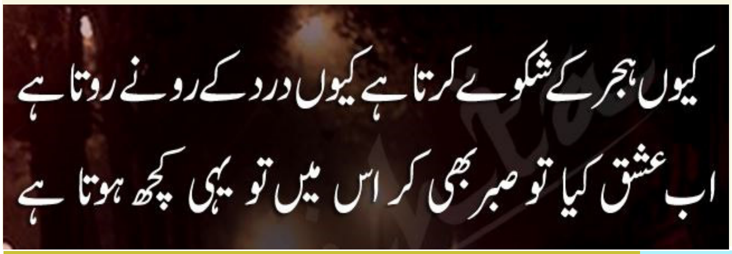

مختصر خبریں

انتقال پُرملال

تعلیم الاسلام اولڈ سٹوڈینٹس ایسوسی ایشن یو کے ، کے ایک ممبر پروفیسرنصیرحبیب صاحب کے والدمحترم پروفیسرحبیب احمد صاحب،گزشتہ دنوں کینیڈا میں رحلت فرما گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اورلواحقین کوصبروجمیل عطا کرے۔آمین۔مرحوم ٹی آئی ہائی سکول ربوہ میں پڑھاتے رہے ہیں۔

ولادت باسعادت

ہماری ایسوسی ایشن کے صدرمحترم جناب مبارک صدیقی صاحب کے صاحب زادے''دانیال مبارک'' کواللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔اللہ تعالیٰ نومولودکونیک وصالح بنائے اورصحت والی طویل عمرعطا کرے آمین۔ جملہ ممبران کی طرف سے انھیں اوراہل خانہ کوبہت مبارک ہو۔

○○

رپورٹ جنرل میٹنگ

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا اجلاس عام مورخہ 28 اکتوبر 2021ء بوقت 6:30 بجے شام بذریعہ Zoom منعقد ہوا۔اس کی نظامت کے فرائض محترم میرشفیق صاحب کے ذمہ تھے۔محترم رانا عرفان شہزاد صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز کیا۔محترم مبارک صدیقی صاحب صدرایسوسی ایشن نے حاضرین کوخوش آمدید کہتے ہوئے ایسوسی ایشن کی سال رواں کی کارکردگی کی رپورٹ مختصر طور پر بیان کی۔صدرصاحب نے ممبران کوکہا کہ ہم سب کوحضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشادات پرعمل کرتے ہوئے ایسوسی ایشن کا فعال ممبر بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔اور ہروقت اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کواپنی دعاؤں میں رکھیں۔

بعدازاں محترم ڈاکٹرعبدالباری ملک صاحب نے کالج کی یادوں کے عنوان سے اپنی یادداشتیں بیان کیں۔بعدہٗ محترم رانا عبدالرزاق خان صاحب نے کالج کی مختصرتاریخ اورادوار بیان کئے۔اس کے بعدمحترم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب اورمحترم پروفیسرعبدالقدیرکوکب صاحب نے اپنی تازہ غزلوں سے حاضرین کومحظوظ کیا۔

محترم عبدالمنان اظہر صاحب سیکریٹری مال نے مالی قربانی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے ممبران کومزیدقربانی کی تحریک کی۔محترم عطاءالقادرطاہر صاحب نے چندادبی لطائف نثر میں پیش کئے جسے حاضرین نے بہت سراہا۔

اس کے بعدمحترم ڈاکٹرسرافتخاراحمدایازصاحب نے اپنے عارفانہ خطاب میں کالج میں اپنے زمانہ طالب علمی کے حالات بیان کئے اوراس وقت کے اساتذہ سے حاصل کردہ تعلیمی اوراخلاقی اقداراوران کی اپنی ذاتی زندگی پرمرتبہ خوشگواراثرات کا ذکرفرمایا۔

آخر میں صدرصاحب کی درخواست پرمحترم ڈاکٹرسرافتخارایازصاحب نے اختتامی دعا کروائی اوراس اجلاس کی کاروائی برخاست ہوئی۔○○

ایڈیٹر

عطاءالقادرطاہر

اراکین مجلس ادارت

سیدنصیراحمد۔راناعبدالرزاق خان۔بشیراحمداختر

پروف ریڈنگ

سیدحسن خان۔میرشفیق محمودطاہر۔عرفان شہزاد

ڈاکٹرعبدالباری ملک

تزئین

خورشیداحمدخادمؔ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ علیہ کے مزاح کی ایک حسین مثال

حضرت مرزا ناصر احمدؒ کی طبیعت میں ایک خاص قسم کا مزاح تھا۔ چہرہ پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی مگر مزاح کے خلاف کوئی بات ہوجاتی تو چہرہ پر سنجیدگی چھا جاتی لیکن باتوں میں ملائمت کا احساس ضرور موجود رہتا۔ ہاسٹل کے سالانہ فنکشن میں توسب اساتذہ ہی طلباء کی کڑوی کسیلی باتوں کا ہدف بنتے تھے مگر پرنسپل صاحب کی شخصیت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی لاڈلی کار کو نشانہ تضحیک و تمسخر بنایا جاتا تھا۔ ایک بار وہ لاڈلی کچھ زیادہ ہی تمسخر کا نشانہ بنی تو چودھری محمد علی صاحب نے پابندی لگادی کہ اگلے فنکشن میں کوئی پرنسپل صاحب کی کار کے بارہ میں ایک لفظ تک منہ سے نہیں نکالے گا۔ میاں صاحب کو اس پابندی کا پتہ چلا تو کہلا بھیجا کہ اگر ''میری ولزلے'' کو نظر انداز کردیا گیا تو میں فنکشن میں آنے سے انکار کردوں گا۔

آپؒ خود پر ہنسنے کا حوصلہ بھی رکھتے تھے اس لئے طالب علم آپ کی سزا بھی خندہ پیشانی سے جھیل جاتے تھے۔ اور یہ کہ جو طالب علم آپؒ کے ہاتھوں بیدزنی کا ہدف بنا وہ جب تک کالج میں رہا آپؒ کی بے پناہ شفقت اور محبت کا مورد رہا۔ ہمارا ایک دوست جوروَنگ کا کیپٹن تھا کہا کرتا تھا یار ہم بھی کہیں دو چار بید میاں صاحب سے کھالیتے تو باقی عمر چین سے گزرتی۔

حضورؒ کا سب سے بڑا کارنامہ کالج کو پوسٹ گریجویٹ لیول تک لانے کا ہے۔ اس زمانہ میں دینے کا حق ہونا چاہئے تھا مگر یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد عموماً اور محکمہ تعلیم کے حکام خصوصاً اس بات پر کان دھرنے کو تیار نہیں تھے۔ یونیورسٹی کو بالآخر سرتسلیم خم کرنا پڑا۔ مفصل کالجوں میں تعلیم الاسلام کالج پہلا کالج تھا جسے ایم اے عربی کی کلاسیں شروع کرنے کی اجازت ملی۔ یونیورسٹی کی طرف سے اس سلسلہ میں جائزہ کے لئے جو کمیشن

آیا اس نے جو رپورٹ یونیورسٹی کو بھیجی اس میں ربوہ کو مرکز علم قرار دیا گیا تھا۔ کمیشن میں شامل ڈاکٹر شفیع صاحب نے بعد میں ایک بار مجھ سے فرمایا کہ اگر ربوہ میں ایم اے عربی کی کلاسیں شروع نہیں کی جاسکتیں تو پاکستان کا کوئی اور شہر اس کا مستحق نہیں۔

ایم اے عربی کی کلاسیں شروع ہوئیں تو نتائج دیدنی تھے۔ اول دوم اور سوم آنے والے طلبا ہمارے ہی کالج کے ہوتے تھے۔ یہی حال فزکس میں پوسٹ گریجوایٹ کلاسوں کا تھا۔ ایک بار کلاسیں شروع ہوگئیں تو M.Sc فزکس کے نتائج حیران کن حد تک لوگوں کو چونکا دینے والے تھے۔ چنانچہ آپؒ نے اپنی زندگی میں اپنے اور حضرت مصلح موعودؓ کے اُس خواب کو پورا ہوتے دیکھ لیا جو خواب اس کالج کے افتتاح کے موقع پر دیکھا گیا تھا۔

المنار

المنار ہر ماہ باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org پر upload کردیا جاتا ہے۔ آپ گزشتہ شمارے دیکھنا چاہیں تو Periodicals کے حصّہ میں جا کر ان کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔

المنار کو ہمیشہ آپ کی آراء کا انتظار رہتا ہے۔ (ادارہ)

T.I. College staff with Hadhrat Khalifatul Masih II[ra]
at the opening ceremony of the College Building, 1954

تصاویر برموقعہ سالانہ عشائیہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ منعقدہ مورخہ 14 فروری 2015 طاہر ہال بیت الفتوح

ایک عظیم سائنس دان-پروفیسر عبدالسلام

فیض میموریل لیکچر

پروفیسر آصف علی پرویز-لندن

(قسط:70)

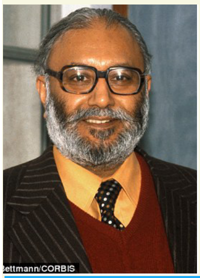

دوست: پروفیسر عبد السلام صاحب نے فیض ویلفئر فاؤنڈیشن کی دعوت پر ایک شہرہ آفاق لیکچر مورخہ 27 فروری 1988ء کو انٹر کانٹینٹل ہوٹل لاہور میں دیا تھا۔ کیا آپ مجھے اس بارے میں بتا سکتے ہیں۔

آصف: کیوں نہیں! پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں قرآن مجید کی ان آیات کی تلاوت کی۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَکُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ فِیۡہِ بِاَمۡرِہٖ وَ
لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا
فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡہُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ
لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

(سُوۡرَۃُ الۡجَاثِیَۃِ: 13-14)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کیا اس لئے کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور اس کے نتیجہ میں تم اس کے فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر بجا لاؤ۔ اور جو بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے اس میں سے سب اس نے تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یقیناً کھلے کھلے نشانات ہیں۔

دوست: اس کا مطلب تو یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سمندر اور کائنات کا ذکر کیا ہے۔

آصف: یقیناً پروفیسر عبد السلام صاحب نے بتایا کہ قرآن مجید میں 750 آیات یعنی قرآن کریم کا آٹھواں حصہ ایسا ہے جس میں بنی نوع انسان اور بالخصوص اہل علم سائنسدانوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ تخلیق کائنات اور قدرتی وسائل کے بارے میں قرآنی حقائق کا بنظر غور جائزہ لیں اور انہیں انسانی بہبود کیلئے استعمال کریں۔

دوست: فیض مرحوم تو ایک عظیم شاعر تھے اور جہاں تک میرا علم ہے وہ سائنس کے کوچہ سے نا آشنا تھے۔

آصف: آپ کی بات صحیح ہے کہ وہ ایک عظیم شاعر تھے لیکن یاد رکھئے کہ شاعر اپنے اشعار میں بعض اوقات ایسے شعر بیان کر دیتا ہے جس کی صحیح قدر ایک سائنسدان ہی جانتا ہے۔ پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اس موقع پر فیض صاحب کا یہ شعر پڑھا۔

کئی بار اس کی خاطر ذرے ذرے کا جگر چیرا
مگر یہ چشم حیراں جس کی حیرانی نہیں جاتی

پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بتایا کہ اس شعر میں جو چشم حیران کی بات کی گئی ہے۔ یہی اعلیٰ سائنس کی بنیاد ہے اور یہی سائنسی ترقی معراج، تفکر کے سفر کی ہر منزل ''چشم حیران'' کو حیرانیوں کی وادی میں گم کر دیتی ہے۔

دوست: مجھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ''حمد رب العالمین'' کے شعر یاد آ گئے۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

آصف: سچ تو ہے کہ اس نظم کا ایک ایک شعر سائنسی حقائق سے پر ہے اور اہل علم کو ان پر خوب غور کرنا چاہئے۔ پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بیان کیا کہ فیض صاحب کی یہ خواہش تھی کہ نئی نئی ٹیکنالوجی کو انسان کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنا چاہئے۔ چنانچہ جب انہیں روس کی جانب سے ''لینن انعام'' (Lenin Prize) دیا گیا تو وہاں آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”یہ بم اور راکٹ اور توپیں، بندوقیں سمندر میں غرق کردو اور ایک دوسرے پر قبضہ جمانے کی بجائے تسخیر کائنات کو چلو جہاں جگہ کی کوئی تنگی نہیں ہے۔“

دوست: کیا ہی اعلیٰ پیغام ہے۔ پروفیسر عبد السلام صاحب نے مزید کیا کہا؟

آصف: پروفیسر عبد السلام صاحب نے بیان کیا کہ ان کی یہ ہمیشہ خواہش رہی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی ساری دنیا بالخصوص تیسری دنیا میں فروغ پائے اور ان کے ثمرات سے کیا غریب اور کیا امیر سب فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کے اکثر لوگ غربت کی لکیر سے اُوپر آجائیں گے۔

دوست: شاید یہی وجہ ہے کہ آپ نے بین الاقوامی سینٹر برائے نظریاتی فزکس (International Center For Theoretical Physics اور بعد میں تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز (Third World Academy Of Science) جیسے بین الاقوامی ادارے بنائے۔ کیا پروفیسر عبد السلام صاحب کی فیض احمد فیض صاحب سے ملاقات ہوئی؟

آصف: پروفیسر عبد السلام صاحب نے خطاب کرتے ہوئے ذکر کیا کہ ان کی غالباً پہلی ملاقات لندن میں ہوئی۔ 1945ء میں آپ نے ان کا مجموعہ کلام ”نقش فریادی“ پڑھا۔ فیض صاحب سے ان کی آخری ملاقات ملتان ایئرپورٹ پر ہوئی۔ جب دونوں احباب جہاز کے انتظار میں ویٹنگ روم میں تھے۔ فیض صاحب نے اس موقعہ پر انہیں اپنے کلام سے اشعار سنائے۔ پروفیسر عبد السلام صاحب نے بتایا کہ اس موقعہ پر انہوں نے اپنی ایک مشہور نظم کو ان کی ڈائری میں اپنے ہاتھ سے لکھا اور ڈائری اب بھی ان کے پاس ہے۔

دوست: ذرا ہمیں بھی تو بتائیں وہ کون سی نظم تھی۔

آصف: کیوں نہیں۔

نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چرا کے چلے جسم و جان بچا کے چلے
ہے اہل دل کیلئے اب یہ نظم بست و کشاد
کہ سنگ وخشت مقید ہیں اور سگ آزاد

دوست: یہ تو ابتدائیہ تھا۔ یہ بتائیں آپ کی تقریر کے اصل موضوع کیا تھے؟

آصف: آپ کی تقریر کے موضوعات یہ تھے:

1۔ وسعت کائنات اور اس میں کارفرما قوتیں

2۔ پاکستان میں سائنسی تعلیم وتحقیق

انشاءاللہ ان موضوعات کا ذکر ہوگا اگلی محفل میں۔

المنار آپکا اپنا رسالہ ہے۔ ازراہ کرم ہمیں اپنی تجاویز اور تحریرات بھجواتے رہیں۔ اگر آپ کے پاس کالج کے زمانے کی کوئی نادر تصویر موجود ہے تو وہ بھی اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکریٹری اشاعت)

Syed Naseer Ahmad
naseerahmadsyed@gmail.com
Ph. 00447762366929

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے ممبران سے التماس

☆ کیا آپ نے سالِ رواں 2021 کی ممبر شپ فیس (£24) ادا کردی ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم جلد ادا کردیں۔

☆ کیا آپ نے مستحق اور نادار طلبہ کی مالی اعانت کے لئے ادائیگی کردی ہے؟ اگر نہیں تو اس کارخیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔

TICOSA UK
Bank Name : Natwest Bank
Sortcode : 602009
Account number : 35109920

عبدالمنان اظہر۔ سیکریٹری فائیننس Ph. 07886381033